DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیانِ کرام ان مسائل کے بارے میں:

1۔ رفع الیدین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

2۔ نماز جنازہ میں ایک طرف یا دونوں طرف سلام ہے؟ کس طرح جائز ہے؟

مستفتی: فیض اللہ

03006740373

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔ تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کی مشروعیت پر ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ تعالی کا اتفاق ہے، البتہ رکوع کے لیے جاتے ہوئے اور اس سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین کرنے میں فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالی کے درمیان اختلاف ہے، شافعیہ ؒ، حنابلہ ؒ اور محدثین کی ایک بڑی جماعت ان دو مواقع پر بھی رفعِ یدین کے قائل ہے، جبکہ احناف ؒ، مالکیہ ؒ اور دوسرے ائمہ ؒ ان دو مواقع میں ترکِ رفع یدین کو ترجیح دیتے ہیں، واضح رہے کہ یہ اختلاف محض اولی اور غیر اولی ہونے کا ہے، اس لیے اس مسئلہ میں کسی ایک فریق پر طعن و تشنیع کرنا ہر گز درست نہیں، چونکہ فقہائے احناف ؒ کی تحقیق کے مطابق ان دو مواقع میں رفعِ یدین کا عمل منسوخ ہو چکا ہے، اس لیے حنفی کے لیے ان مواقع میں رفع یدین کرنا خلافِ اولیٰ اور سنتِ منسوخہ پر عمل کرنا ہے۔ ذیل میں چند روایات لکھی جاتی ہیں جن میں رفعِ یدین نہ کرنے کا ذکر ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت:

عن البراء، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم «كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه إلى قريب من أذنيه، ثم لا يعود». (سنن أبي داود، 200/1)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک لے جا کر رفعِ یدین کرتے پھر (کسی جگہ یہ عمل) نہ دھراتے۔

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 26/10
مورخہ ۱۴۴۰/۲/۱۵
للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

Scanned by CamScanner

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت:

عن علقمة قال قال عبد الله [بن مسعود] : ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه و سلم ؟ فصلى فلم يرفع يديه إلا في أول مرة. (سنن الترمذي، 40/2)

ترجمہ: حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) رفعِ یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفعِ یدین نہیں کیا۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت:

عن محمد بن عمرو بن عطاء أنه كان جالسا مع نفر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فذكرنا صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو حميد الساعدي: أنا كنت أحفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته إذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه وإذا ركع أمكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فإذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فإذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل بأطراف أصابع رجليه القبلة فإذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى وإذا جلس في الركعة الآخرة قدم رجله اليسرى ونصب الأخرى وقعد على مقعدته. (صحيح البخاري - طوق النجاة، 165/1)

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیرِ (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے، اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے، پھر اپنی کمر مبارک جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے، پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتی کہ آپ کی کمر کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی، اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھتے کہ نہ بانہوں کو بچھاتے، نہ سمیٹ کر پہلو سے لگاتے، اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رکھتے، پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے، پھر جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھتے۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 26/0
مورخہ ۲۰/۲/۱۸
[illegible]

Scanned by CamScanner

حضرت عباد بن زبیر رحمہ اللہ کی روایت:

عن عباد بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه في أول الصلاة، ثم لم يرفعهما في شيء حتى يفرغ. (نصب الراية لتخريج أحاديث الهداية نقلاً عن "خلافيات البيهقي"، 404/1)

ترجمہ: حضرت عباد بن زبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو ابتداءِ نماز میں رفعِ یدین کرتے تھے، پھر نماز میں کہیں بھی رفعِ یدین نہیں کرتے تھے حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

آثارِ صحابہ اور مسلکِ حنفیہ:

حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے فقہاء صحابہ کے بارے میں بھی یہی مروی ہے کہ وہ ترکِ رفعِ یدین پر عمل کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو کہ رفعِ یدین کی حدیث کے راوی ہیں، اور جن کی روایت قائلینِ رفعِ یدین کے نزدیک سب سے زیادہ مایہ ناز ہے، ان کے بارے میں مروی ہے:

"عن مجاهد قال: صليت خلف ابن عمر رضي الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلاة. فهذا ابن عمر قد رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع، ثم قد ترك هو الرفع بعد النبي صلى الله عليه وسلم فلا يكون ذلك إلا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبي صلى الله عليه وسلم فعله وقامت الحجة عليه بذلك." (شرح معاني الآثار-للطحاوي، 225/1)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے رفعِ یدین نہیں کیا مگر نماز کی پہلی تکبیر میں۔

(علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعِ یدین کرتے ہوئے دیکھا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے رفعِ یدین کرنا چھوڑ دیا، لہذا انہوں نے رفعِ یدین صرف اس لئے چھوڑا ہوگا کہ ان کے ہاں رفعِ یدین کے منسوخ ہونے پر دلیل قائم ہوگئی ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک راجح اور افضل یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفعِ یدین نہ کیا جائے، اور اس کی بنیاد متعدد احادیث و آثارِ صحابہ ہیں، جن میں سے چند بطورِ نمونہ اوپر نقل کی گئیں۔

2۔ نمازِ جنازہ میں بھی دونوں سلام واجب ہیں، لہذا ایک پر اکتفاء جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی: 228/4)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 26/10
مورخہ 20/2/25

Scanned by CamScanner

كمافي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص:583)

"وسننها أربع الخ" الأولى أن يذكر الواجب قبل السنن وهو التسليم مرتين بعد الرابعة كما ذكره.....

وفي بدائع الصنائع: مطبع رشيدية (51/2)

ثم يكبر التكبيرة الرابعة ويسلم تسليمتين؛ لأنه جاء أوان التحلل، وذلك بالسلام وهل يرفع صوته بالتسليم لم يتعرض له في ظاهر الرواية، وذكر الحسن بن زياد أنه لا يرفع صوته بالتسليم في صلاة الجنازة؛ لأن رفع الصوت مشروع للإعلام، ولا حاجة إلى الإعلام بالتسليم في صلاة الجنازة؛ لأنه مشروع عقب التكبيرة الرابعة بلا فصل، ولكن العمل في زماننا هذا يخالف ما يقوله الحسن، وليس في ظاهر المذهب بعد التكبيرة الرابعة دعاء سوى السلام...

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دارالافتاء صادق آباد

14/صفر المظفر 1440ھ بمطابق 24/ اکتوبر 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتھم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

۱۴/۲/۱۴۴۰ھ

مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

[illegible]

۱۴/۲/۱۴۴۰ھ

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

[illegible] عفی عنہ

۱۴/۲/۱۴۴۰ھ

نائب مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر 26/10

مورخہ 15/2/1440ھ

[illegible] صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner